Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۳ رجب ۱۴۰۰ھ ۲۸ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۲۸ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۲۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نجات کا انحصار صرف خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے

قبولیتِ دعا خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے

"نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ جس کو دعا حاصل کرتی ہے اسی لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سب سے اوّل تعلیم فرمائی ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ جس سے اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے کیونکہ جب انسان کی دعا سچے دل اور خلوص نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نجی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔

اگر نجات کو محض اعمال پر منحصر کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعا کو محض بے حقیقت سمجھا جاوے ..... تو یہ ایک باریک شرک ہے کیونکہ اس کا مفہوم دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پا سکتا ہے اور اعمال اس کے اپنے اختیار میں ہیں جن کو وہ خود بخود بجا لاتا ہے تو اس صورت میں صورت میں نجات کی کلید انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوئی اور خدا تعالیٰ سے نجات کا کچھ تعلق اور واسطہ نہ ہوا گویا یہ خود کوئی چیز نہ ہوا اور اس کا عدم وجود برابر ٹھہرا (معاذ اللہ) مگر نہیں ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نجات اس کے فضل سے ملتی ہے۔ اور اسی کا فضل ہے جو اعمالِ صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل۔ تبتل۔ سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کر لے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمالِ صالحہ کی روح ہیں ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۸۱)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۶ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع کے مطابق

حضور کو ابھی گردوں میں انفکشن باقی ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے اپنی تضرعات جاری رکھیں اور مولیٰ کریم شافی مطلق کے آستانے پر سجدہ ریز رہیں کہ وہ قادر و کریم خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو ہر تکلیف اور شر سے محفوظ رکھے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور صحت یابی عطا کرے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری ہو جانے کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور بابرکت لمبی عمر سے نوازے۔ اور اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین

• میرے بڑے لڑکے عزیزم مولوی محمد صدیق شاہد واقف زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے سرینام (امریکہ) میں مقیم ہیں گزشتہ دنوں ان کی بائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن ہوا ہے جو احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں کامیاب رہا ہے۔ عزیز محمد صدیق شاہد ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور عزیز موصوف کو خدمات دینیہ بجالانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ محمد یعقوب ننگلی اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

• میرے بیٹے عزیزم نصیر الحق صاحب حال گاگھن رگ سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ اپریل کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو مکرم لطف الرحمٰن صاحب مشاکر انچارج لیبارٹری فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کی آمد ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔ ابو المنیر نور الحق ربوہ

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم از راہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔ اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کا تیار کیا جائے۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو ۱۱ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کر دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ہجرت ۱۳۵۹ ہش
۲۸ مئی ۱۹۸۰ء

تحریک جدید کا نیا ٹارگٹ

سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے کہ تحریک جدید کا اس سال کا ٹارگٹ ۱۵ لاکھ سے بڑھا کر ۱۸ لاکھ کر دیا گیا ہے اس پر وکیل المال اول تحریک جدید نے احباب جماعت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے کمر ہمت کس لیں اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

یہ امر ہمارے لئے از حد شکر و امتنان کا موجب ہے کہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہمیں ثواب میں حصہ لینے کا ایک اور موقعہ بہم پہنچایا ہے تا کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدائے ربّ ذوالجلال کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکیں اور اس پاک معبودِ حقیقی کی اطاعت کر کے اس کی رضا کو حاصل کر سکیں اور عبدِ حقیقی ہونے کا ثبوت فراہم کر سکیں۔ اور یوں اللہ جلّ شانہٗ کے بے شمار اور لاانتہا انعامات کے وارث قرار پا سکیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق!

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنا قرب حاصل کرنے کے بے شمار ذرائع بتائے ہیں اور جن متعدد طریقوں اور امثال کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کا حقیقی پیار اور محبت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان سب طریقوں اور امثال کا لبِّ لباب اور مرکزی نکتہ یہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں فرمایا ہے کہ:-

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"
(الانعام: ۱۶۳)

ترجمہ: تو (ان) سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اُس اصل نکتہ کی طرف راہنمائی فرمائی ہے جو کہ بندے اور رب کے درمیان تعلق محبت کی بنیاد اور اساس ہے اور اسی سے وہ سب شاخیں پھوٹتی ہیں جو کہ زندگی کی پیچدار اور طویل شاہراہ پر ایک بندے کی راہنمائی کرتے ہوئے اسے مولا کے قدموں میں حاضر ہونے کا فخر بخشتی ہیں اور انہی راہوں پر چل کر ایک بندہ ایک دن بڑے اطمینان اور سکون سے یہ کہنے کے قابل ہوتا ہے کہ:-

"رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا"

کہ اے اللہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ عسر میں بھی یسر میں بھی اور تنگی میں بھی اور آسائش میں بھی۔ اس آیتِ مبارکہ میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ ہر کام کو کرنے سے پہلے ہر عبادت کی ادائیگی سے پہلے اور ہر قسم کی دینی یا دنیاوی کام کی بجا آوری سے پہلے یہ غور کر لو کہ یہ کام خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف تو نہیں۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے آتے جاتے ہر لحظہ ہر آن، ہر گھڑی یہی سوچو کہ ہم زندہ ہیں تو اس لئے کہ اپنے رب کو خوش کریں ہم مرتے ہیں تو اس لئے کہ ہمارا خالق راضی ہو۔ ہم سانس لیتے ہیں تو خدا کرے کہ اس میں بھی رضائے الٰہی کے حصول کی تڑپ ہی پوشیدہ ہو۔

اس نکتہ پر غور کرتے ہوئے جب ہم سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے ہمارے لئے ایک اور راہ نکالی ہے کہ ہم اپنے رب کو خوش کر سکیں کیونکہ تحریک جدید ایک ایسی تحریک ہے جس کے بارے میں بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بار بار یہ بتایا تھا کہ یہ تحریک کسی انسانی دماغ کی پیداوار نہیں بلکہ یہ الٰہی اور آسمانی تحریک ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"تحریک جدید ایک ہنگامی چیز کے طور پر میرے ذہن میں آئی تھی اور جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا ہے اس وقت خود مجھے بھی اس تحریک کی کئی حکمتوں کا علم نہیں تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نیت اور ارادہ کے ساتھ میں نے یہ سکیم جماعت کے سامنے پیش کی تھی کیونکہ واقعہ یہ تھا کہ ...... سلسلہ کا وقار خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ پس میں نے چاہا کہ جماعت کو اس خطرے سے بچاؤں۔ مگر بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پر تصرف کرتی اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور کاموں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میری زندگی میں بھی یہ ایسا ہی واقعہ تھا جبکہ روح القدس میرے دل پر اُترا اور وہ میرے دماغ پر ایسا حاوی ہو گیا کہ مجھے یوں محسوس ہوا گویا اس نے مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم، ایک دنیا میں تغیر پیدا کر دینے والی سکیم میرے دل پر نازل کر دی اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قرآنی نکتے مجھ پر پہلے بھی کھلتے تھے اور اب بھی کھلتے ہیں مگر پہلے کوئی معین سکیم میرے سامنے نہیں تھی جس کے قدم قدم کے نتیجہ سے میں واقف ہوں اور میں کہہ سکوں کہ اس رنگ میں ہماری جماعت ترقی کرے گی مگر اب میری حالت ایسی ہی ہے کہ جس طرح انجینئر ایک عمارت بناتا اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ عمارت کب ختم ہوگی؟ اس میں کہاں کہاں طاقچے رکھے جائیں گے۔ کتنی کھڑکیاں ہوں گی۔ کتنے دروازے ہوں گے۔ کتنی اونچائی پر چھت پڑے گی اسی طرح دنیا کی اسلامی فتح کی منزلیں اپنی بہت سی تفاصیل اور مشکلات کے ساتھ میرے سامنے ہیں۔ دشمنوں کی بہت سی تدبیریں میرے سامنے بے نقاب ہیں۔ ان کی کوششوں کا مجھے علم ہے اور یہ تمام امور ایک وسیع تفصیل کے ساتھ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ واقعہ ...... خدا تعالیٰ کی خاص حکمت نے کھڑا کیا تھا تا وہ ہماری نظروں کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف پھرا دے جس کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ پس پہلے میں صرف ان باتوں پر ایمان رکھتا تھا مگر اب میں صرف ایمان ہی نہیں رکھتا بلکہ میں تمام باتوں کو دیکھ رہا ہوں۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار اور متعدد پہلوؤں سے اس بات کو بیان کیا کہ تحریک جدید ایک سراسر الٰہی تحریک ہے اور یہ مبارک تحریک خدا تعالیٰ نے خاص اپنے فضل سے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل پر نازل کی تھی۔ حضورؓ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعودؓ کے اس قسم کے اور ارشادات بھی سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں جن میں حضورؓ نے اس تحریک کو آسمانی قرار دیا ہے اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ اس تحریک میں حصہ لینا دامے درمے اس کی مدد کرنا تن من دھن کی بازی لگا کر اس میں شامل ہونا حضور اقدس کی دعائیں حاصل کرنے اور سیدھے سبحانہٗ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں خلافت کی برکت سے ایسے مواقع بار بار ملتے ہیں اور خلافت کی آواز ہر ہر قدم پر ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ماموریں کی جماعت پر گذرتا ہے ایسا وقت آتا ہے کہ مامورِ وقت یا اس کے خلیفہ کو یہ آواز بلند کرنی پڑتی ہے کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ مسیح موسوی کے زمانہ میں اس مقدس آواز نے کیا نتائج پیدا کئے۔ وہ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ میں بیان کئے گئے ہیں۔ دورِ محمدیؐ کے انصار نے اس مقدس آواز پر جس طرح دل و جان سے لبیک کہا اور اللہ کے دین کی جس طرح اپنے خون سے آبیاری کی اس کی ایمان افروز مثالوں سے تاریخ اسلام کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انصار نے صحابہ کرامؓ کے رنگ میں رنگین ہو کر جس طرح اپنے دل و جان اور مال کے نذرانے پیش کئے وہ بھی تاریخ احمدیت کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں جن کی بابت مامور زمانہ کے الفاظ میں کچھ تعارف حاصل کرنے کے سامان میسر آئیں گے۔ فرمایا:۔

"اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے

معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بہ تازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنی محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلے میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔"

(ایام الصلح)

موجودہ تنظیم انصار اللہ کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ پاکباز اور جاں نثار انصار ابھی زندہ تھے یعنی ۱۹۱۱ء میں جبکہ خلافت اولیٰ کا زمانہ تھا کہ خلافتِ اولیٰ کے دست راست جاں نثار اور فدا کار سپاہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خواب کی بناء پر مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کی دعوت پھر دی گئی۔ خلیفۂ وقت (حضرت خلیفہ اولؓ) کی اجازت سے جو ذمہ داریاں اس وقت انصار کی متعین کی گئیں ان کا ذکر یقیناً ہماری موجودہ ذمہ داریوں کو سمجھنے میں ممد و معاون ہوگا۔ وہ حسب ذیل تھیں:۔

(۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے اور جب موقع ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں۔ جنہیں زیادہ موقع ملے اور علاقہ میں بھی۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے میں کوشاں رہے۔

(۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہیں اور لڑائی جھگڑوں سے بچیں۔ خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کر لیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت فرما لیں۔

(۴) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتفاق و اتحاد کو کاٹتی ہیں۔

(۵) ہر ماہ کے آخر میں دو تین یا جس کے یہ کام سپرد ہو اطلاع دیں کہ انہوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (مرکز میں رپورٹ بھجوانے کی اہمیت اس سے ظاہر ہے)

(۶) اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہیں اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں۔ ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تھادوا تحابوا پر عمل کریں اور عام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکل مدد کریں۔

(۷) تسبیح و تحمید میں کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لاانتہا کروڑوں احسانات ہیں۔ ان پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھتے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدنظر رکھیں۔

(۸) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں۔

(۹) نماز پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل۔ صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کے لئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہے۔

تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ جن انصار نے اس دور میں خدمتِ دین کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا انہوں نے ان ذمہ داریوں کو کس قدر اخلاص۔ استقلال اور جوانمردی سے نبھایا کہ فرشتے بھی عش عش کر اٹھے ہوں گے تبلیغ کے میدان میں علم و فضل اور فداکاری کے قابل قدر نمونے قائم کئے۔ وہ شمع خلافت کے گرد پروانہ وار جمع رہے اور جان پر کھیل گئے۔ مگر خلافت حقہ پر آنچ نہ آنے دی۔

صورت ارتقائی

انصار اللہ کی تنظیم ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کو ایک نئے اور مستقل دور میں داخل ہوئی جبکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے چالیس سال سے زائد عمر کے مرد احمدیوں کو "انصار اللہ" جیسا پیارا خطاب عطا فرمایا۔ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہم اس کے مخاطب ہیں اور اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں سے ہم نے "مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ" کی ولولہ انگیز دعوت کا اپنے ایمان اور عمل سے جواب پیش کرنا ہے۔ گویا قولاً اور عملاً ہماری ذمہ داریاں وہی ہیں جو سابقون الاولون انصار کے کندھوں پر رکھی گئی تھیں جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

اس مرحلہ پر ایک ضمنی امر بھی بیان کر دیا جائے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ مقولہ مشہور ہے۔ "جان ہے تو جہان ہے"۔ ایک احمدی شاعر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

"کسی پر جان دینا ہے تو پہلے جان پیدا کر
پھر اس میں جذبۂ ایثار اور ایمان پیدا کر"

پس خدمت دین کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے صرف آرزوئیں اور تمنائیں کافی نہیں بلکہ صحت مند دماغ کے ساتھ صحت مند جسم کا ہونا بھی از بس ضروری ہے۔ صحت کے اصولوں کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنا اگرچہ ماہرین طب کا کام ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی چند ہدایات یقیناً ہماری راہنمائی کا باعث ہوں گی۔ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"صحت کا ہونا قومی مفاد کے لئے بھی ضروری ہے۔ صحت کی خرابی سے غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہوتا ہے۔ صحت کی درستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوقات کی پابندی پر بھی منحصر ہے۔ نیند اور کھیل کا خیال نہ رکھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے"۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک اجتماع کے موقع پر بڑے اچھوتے انداز میں انصار کو صحت کی طرف متوجہ فرمایا تھا۔ فرمایا:۔

"عرصہ ہوا میں نے آپ کو ایک اطلاع دی تھی ۔۔۔ آپ انصار کو ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ آپ میں سے بہت سے وہ بات بھول چکے ہیں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ انصار جوانوں کے جوان ہیں۔ بوڑھے نہیں ہیں۔ اپنے آپ کو جوانوں کے جوان سمجھیں۔

یہ فقرہ بہت سی ذمہ داریاں انصار پر عائد کرتا ہے۔ ایک تو ہمیں یہ فقرہ اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ۔ تیرے نفس کے بھی تجھ پر بہت سے حقوق ہیں۔ ان حقوق میں سے پہلا بنیادی حق یہ ہے کہ اپنی صحت کو ٹھیک رکھا جائے اور جسم کو مضبوط رکھا جائے"۔

میرے انصار بھائیو! صحت مند دماغ اور صحت مند جسم کے ساتھ ہی اہم ذمہ داریاں کو ہم نے اپنے کندھوں پر برضا و رغبت اٹھایا ہے وہ ہمارے مقدس آئمہ کی بانیٔ تنظیم کے تحت ہمارے اس عہد میں سمودی گئی ہیں جو ہم اپنے ہر اجلاس سے پہلے دہراتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید اور سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے ہوئے ہم کہتے ہیں:۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا"

اس عہد کی رو سے ہماری ذمہ داری کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔

اوّل: اسلام اور احمدیت کی مضبوطی۔
دوم: اسلام اور احمدیت کی اشاعت۔
سوم: خلافت کی حفاظت۔
چہارم: اولاد کی تربیت۔

ان اہم ذمہ داریوں کو کما حقہٗ نبھانے کے لئے انصار بھائیوں کو ہر ذمہ داری کے مناسب حال ایک خاص رنگ میں رنگین ہونے کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں ان چار رنگوں کی بڑی لطیف تشریح فرمائی ہے حضور علیہ السلام کے اصل ارشادات سنانے سے پہلے ان کا خلاصہ یوں پیش کیا جا سکتا ہے کہ انصار بھائیوں کو اپنی اوّل الذکر ذمہ داری یعنی اسلام اور احمدیت کو مضبوط کرنے کی ذمہ داری ربوبیت کے رنگ کی متقاضی ہے۔ اشاعت کی ذمہ داری رحمانیت کے رنگ کی۔ خلافت کی حفاظت کی ذمہ داری رحیمیت کے رنگ کی اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری مالک یوم الدین کے رنگ کی متقاضی ہے۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۱۸۶)

فرمایا:۔

"جو شخص عام مسلمانوں میں سے ہماری جماعت میں داخل ہو جائے اس کا پہلا فرض یہی ہے کہ جیسا کہ وہ قرآن شریف کے سورۃ فاتحہ میں پنج وقت اپنی نماز میں اقرار کرتا ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ خدا رحمٰن ہے اور خدا رحیم ہے اور خدا ٹھیک ٹھیک انصاف کرنے والا ہے یہی چاروں صفتیں اپنے اندر بھی پیدا کرے ......"

پھر فرمایا:۔

"خدا کی ربوبیت یعنی نوع انسان اور نیز غیر انسان کا مربی بننا اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور کو بھی اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ اگر ایک خدا کی عبادت کا کرنے والا خدا کی اس صفت کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے یہاں تک کہ کمال محبت سے اس الٰہی سیرت کا پرستار بن جاتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ آپ بھی اس صفت اور سیرت کو اپنے اندر حاصل کرے تا اپنے محبوب کے رنگ میں آ جائے۔ ایسا ہی خدا کی رحمانیت یعنی بغیر عوض کی خدمت کے مخلوق پر رحم کرنا۔ یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ سچا عابد جس کو یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا کے نقش قدم پر چلتا ہوں ضرور یہ خلق بھی اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ ایسا ہی خدا کی رحیمیت یعنی کسی کے نیک کام میں اس کی تکمیل کے لئے مدد کرنا۔ یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ سچا عابد جو خدائی صفات کا عاشق ہے اس صفت کو اپنے اندر حاصل کرتا ہے۔ ایسا ہی خدا کا انصاف۔ جس نے ہر ایک حکم عدالت کے تقاضے سے دیا ہے۔ نہ نفس کے جوش سے یہ بھی ایک ایسی صفت ہے کہ سچا عابد جو تمام الٰہی صفات کو اپنے اندر لینا چاہتا ہے اس صفت کو چھوڑ نہیں سکتا اور راستباز کی خود بھاری نشانی یہی ہے کہ جیسا کہ خدا کے لئے ان صفتوں کو پسند کرتا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے لئے بھی یہی پسند کرے"۔

آخر میں انصار اللہ کی عظیم الشان تنظیم کے عظیم الشان بانی کی منظوم ہدایات اور منظوم دعاؤں سے صرف دو اشعار درج کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں:۔

"حق کے ہاں سوال کے لئے آپ لقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ
سرخرو رہ کے رہو تا درِ محشر جاؤ
کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہو جاؤ"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب انصار بھائیوں کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کی حتی الوسع توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اداریہ - صفحہ ۲ سے آگے

ہم احباب جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا دیا ہوا نیا ٹارگٹ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اپنے وعدوں میں اضافے کریں گے اور بشاشت قلب اور انشراح صدر کے ساتھ ان کی ادائیگی کرتے چلے جائیں گے تاکہ دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو غالب کرنے کی جو زبردست جنگ اس وقت دنیا کے چپے چپے پر لڑی جا رہی ہے۔ اس میں کوئی سستی واقع نہ ہو اور ہم خدا کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ (آمین)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیات کو غیر معیاری وصیتیں ہونے کی وجہ سے رجسٹریاں بھجوائی گئی تھیں۔ مگر وہ رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہو گئی ہیں۔ اگر کسی کو ان کے مکمل موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں:۔

(۱) منورہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری حسن دین صاحب دکاندار غلہ منڈی محلہ دارالرحمت۔ وصیت نمبر ۱۷۰۵۲۔

(۲) چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ برکت علی صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔ وصیت نمبر ۱۶۲۲۸

(۳) امۃ الکریم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم معرفت زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب وصیت نمبر ۱۶۷۰۸

(۴) رحیم بی بی صاحبہ بیوہ غلام محمد صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ وصیت نمبر ۲۱۲۲۰

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۷ سال پہلے ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء

قادیان میں جماعت احمدیہ کے پہلے کالج تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افتتاح کے وقت بیت الدعا میں کالج کیلئے دعا کی

جماعت احمدیہ ایک خالصتًا دینی مقصد کے قیام کے لئے قائم ہوئی تھی۔ مگر جماعت نے دین خاتم الانبیاء کا جو اعلیٰ اور ارفع تصور پیش کیا اس میں دین کو دنیا سے کاملاً علیحدہ کر کے تعلیم سے مراد صرف دینی تعلیم نہیں رکھا بلکہ عام دنیاوی علم کو بھی ساتھ ساتھ چلا کر اعتدال اور توازن پر مبنی اسلامی تعلیم کا ایک شاندار نمونہ پیش کیا۔

اس لئے جہاں جماعت احمدیہ کی دینی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات کوشاں رہتے اور سعی و جدوجہد میں مصروف رہتے تھے وہیں حضور علیہ السلام کو احباب جماعت کی عام دنیاوی تعلیم اور ترقی کا بھی خیال رہتا تھا چنانچہ حضور نے جماعت احمدیہ کا قیام کرنے کے بعد جو اہم عملی اقدامات کئے ان میں سے ایک بہت بڑا قدم قادیان میں ایک تعلیمی ادارے کا قیام تھا۔ یہ ادارہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے جنوری ۱۸۹۸ء میں بطور ایک پرائمری سکول جاری ہوا فروری ۱۹۰۰ء میں یہ ادارہ ہائی سکول بن گیا اس کے بعد اسے ترقی دے کر کالج بنایا گیا اور یہ ادارہ تعلیم الاسلام کالج کے نام سے موسوم ہوا اور برصغیر پاک و ہند کے تعلیمی اداروں میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت حاصل کر کے اعلیٰ تعلیم کی ایک مثال اور نمونہ قرار پایا۔

تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء کو قرار پایا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناسازی طبع کی وجہ سے ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء کو تاریخ مقرر کی گئی یہ موجودہ دنیا کا غالبًا پہلا کالج تھا جس کی افتتاحی تقریب ہر قسم کی دنیاوی رسوم اور دھوم دھڑکے سے بالکل منزہ تھی۔ اور عام کالجوں کی طرح اس میں کسی کروفر اور شان و شوکت کا اہتمام نہ تھا۔ اس موقعہ پر اگر کالج کی طرف سے حکام کو دعوت دی جاتی تو وہ ضرور شریک ہوتے کیونکہ اس وقت ملک میں تعلیمی اداروں کی جو قلت تھی اس کے پیش نظر حکومت ہر نئے تعلیمی ادارے کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کی کوشش کیا کرتی تھی۔ مگر ایک ایسے تعلیمی ادارے کی رسم افتتاح جس کے قیام کی غرض دین حنیف کی عظمت کا قیام اور مذہبی تعلیم کی اشاعت تھی اس میں حکام کی شمولیت محض تکلف خیال کی گئی چنانچہ نہ تو اس میں دعوت کے کارڈ جاری ہوئے اور نہ اس میں کسی پارٹی کا اہتمام کیا گیا بلکہ سیدھے سادھے طریق پر محض دعا کے لئے ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔

تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳۲۱ پر اس کالج کے افتتاح کی تفاصیل درج کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق آج سے ٹھیک ۷۷ سال قبل آج ہی کے دن ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء کو صبح ساڑھے چھ بجے کے بعد احاطہ سکول میں بورڈنگ ہاؤس اور اس کے درمیان میدان میں ایک شامیانہ نصب کیا گیا۔ شامیانہ کے نیچے شمالی جانب ایک عارضی چبوترہ بنایا گیا جس پر اراکین مدرسہ اور دوسرے معززین کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں اور جنوبی طرف ایک میز رکھی گئی تھی میز پر دائیں جانب قرآن کریم اور بائیں جانب کرۂ ارض کا ایک بڑا گلوب رکھا گیا تھا منبر کے سامنے طالب علموں کی ورزش کے لئے ایک ستون قائم کیا گیا تھا۔

کالج کا بابرکت افتتاح

اس جلسہ کی اصل غرض تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت زبان سے ارشادات مبارک سننا تھا اور اس لئے یہ تقریب پہلے ملتوی بھی کی گئی تھی۔ مگر افسوس کہ اس روز بھی حضور خرابی صحت کی بناء پر تشریف نہ لا سکے اور اپنی طرف سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کو اپنا پیغام دے کر بھیجا چنانچہ عین اس وقت جب کہ حاضرین کرام کی نظریں حضور علیہ السلام کے مقدس چہرہ کے دیدار کے لئے دروازے پر لگی ہوئی تھیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر حضرت اقدس کا پیغام سنایا اور یہی اس جلسہ کی افتتاحی تقریر اور رسم افتتاح کا آغاز تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ:۔

"حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دے کر روانہ کیا ہے میں نے خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بیمار ہوں حتی کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کر سکتا ہوں کہ ادھر جس وقت افتتاح کا جلسہ ہوگا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا۔ یہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے۔ اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر آپ نہیں لائے تو دعا فرمادیں گے اور یہ بھی خیر و برکت کا موجب ہوگی۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳۲۲)

حضرت مولوی صاحب اس قدر تقریر فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے مگر اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ چنانچہ جب حضور کی خدمت میں اس جلسہ کی کامیابی کی خبر پہنچائی گئی تو حضورؑ نے فرمایا

"رات سے مجھ کو دل کے مقام پر درد ہوتی تھی اس لئے حاضر نہیں ہو سکا لیکن میں نے اس حالت میں بیت الدعا میں نماز میں اس کالج کے لئے بہت دعا کی۔ غالبًا آپ کا وہ وقت اور میری دعاؤں کا وقت ایک ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔"

(البدر ۵ جون ۱۹۰۳ء)

جلسہ کی باضابطہ کارروائی

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے حضور علیہ السلام کا پیغام سنانے کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صدارت میں جلسہ کی باضابطہ کارروائی شروع ہوئی۔ اس کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ قرار پائے تھے چنانچہ پہلے انہوں نے تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ اس سکول نے جو زبردست ترقی کی ہے اور آج کالج بن رہا ہے یہ سب حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے اس پر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ نے نہایت لطیف با موقعہ اور برجستہ خطاب فرماتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے قرآن کریم اور گلوب نیز سائبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ تم کو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے ان کو اس کرۂ ارض پر (گلوب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) حکمرانی حاصل ہو گئی تھی مگر اس کے ساتھ ہی ان کی کامیابی کی اصل جڑھ یہ تھی کہ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان کے اوپر تھا آپ نے فرمایا کہ کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو پھر کتاب دستور العمل ہو اس کے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے۔

کالج کا ابتدائی سٹاف

اس رسم افتتاح کے بعد یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی اور کالج نے باقاعدہ کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع کر دیا۔ اس کے ابتدائی سٹاف میں جو بزرگان شامل تھے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت مولوی شیر علی صاحب (پرنسپل و پروفیسر انگریزی) (۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی (رجسٹرار و پروفیسر منطق و سپرنٹنڈنٹ) (۳) حضرت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل (پروفیسر فارسی) (۴) حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب (پروفیسر دینیات) (۵) حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (پروفیسر ادب عربی) (۶) مولوی محمد علی صاحب ایم اے (پروفیسر ریاضی) موخر الذکر تینوں احباب یہ خدمت آنریری طور پر ادا کرتے تھے

اس کالج میں تاریخ کا بھی مضمون تھا مگر اس کے پروفیسر کون تھے یہ پتہ نہیں چل سکا۔

اس کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان تھے جن کا قریباً سارا ہی وقت کالج کے لئے وقف تھا آپ سکول کے علاوہ کالج کو بھی گراں قدر عطیات دیتے تھے بلکہ کالج کی بہت سی ضروریات کے کفیل آپ ہی تھے۔

اس کالج میں کوئی فیس نہیں لی جاتی تھی۔ یہ کالج دو سال تک بڑی کامیابی سے جاری رہا اس کے نتائج بھی عمدہ تھے۔ مگر حکومت کے کالج یونیورسٹی کمیشن کی کڑی شرائط کے باعث اسے بند کر دینا پڑا اور چالیس سال کے بعد دوبارہ ۱۹۴۴ء میں قادیان سے جاری ہوا تقسیم کے بعد لاہور اور پھر ربوہ میں منتقل ہو گیا۔

آج کل یہ کالج (۱۹۷۲ء کے بعد سے) سرکاری تحویل میں ہے۔

(مرتبہ:۔ یوسف سہیل شوق ربوہ)

یک روزہ تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعہ صبح نو بجے مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک کے خدام و اطفال کا یک روزہ تربیتی اجتماع نیشنل راوی پارک میں منعقد کیا گیا۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور کی افتتاحی تقریر کے بعد خدام و اطفال کے الگ الگ ورزشی مقابلے ہوئے جو گیارہ بجے تک جاری رہے۔ ان مقابلوں میں دوڑیں، گولا پھینکنا، کلائی پکڑنا اور رسہ کشی شامل تھے۔ گیارہ بجے تا بارہ بجے تک خدام و اطفال کا مشترکہ تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ اس تربیتی اجلاس میں مکرم بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے "خادم کے عہد کی اہمیت" پر تقریر فرمائی۔ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے مرکز میں بار بار آنے اور علم دین سیکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نیز خدام کو تحریک فرمائی کہ وہ مرکزی تربیتی کلاس میں کثرت کے ساتھ شامل ہوں۔ آخر میں صاحب صدر نے خدام کو نصائح فرمائیں۔

تربیتی اجلاس کے بعد خدام و اطفال کے الگ الگ علمی مقابلے ہوئے۔ ان میں تلاوت قرآنِ کریم۔ نظم خوانی۔ فی البدیہہ تقریر اور عام دینی معلومات کے مقابلے شامل تھے۔ خدام کے مقابلہ جات مکرم جناب لئیق احمد صاحب طاہر کی زیر صدارت ہوئے جب کہ اطفال کے مقابلے ناظم اطفال مکرم منیر الدین صاحب بٹ کی نگرانی میں ہوئے۔ علمی مقابلوں کا پروگرام قریباً ۲ بجے تک جاری رہا جس کے بعد نماز جمعہ کی تیاری کا وقفہ ہوا۔

تمام خدام و اطفال نے ۲½ بجے نماز جمعہ ادا کی جس کے بعد تمام خدام و اطفال کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اور قریباً ۴ بجے اجتماع کے ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس اجتماع میں ۱۰۴ خدام اور ۱۱۰ اطفال نے شرکت کی۔ الحمد للہ کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا امتحان انشاء اللہ ۱۵ جون کو ہوگا۔ لجنات کو ان کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچہ جات بھجوا دیئے گئے ہیں۔ تمام لجنات مقررہ تاریخ کو امتحان لے کر حل شدہ پرچہ جات فوری دفتر لجنہ مرکزیہ ارسال کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم)

گولیکی ضلع گجرات میں جلسہ کا انعقاد

مورخہ ۹ مئی بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے وفد کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قیادت ضلع کی طرف سے مختصر تعارف کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے احباب جماعت کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی تلقین فرمائی۔ نماز جمعہ سے قبل مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد احباب نے نماز جمعہ ادا کی جو محترم چوہدری منیر احمد صاحب، امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے پڑھائی۔

جلسہ میں گولیکی کے علاوہ جماعت ہائے چک نوالی، ننگ کھارا، سدو کی، جسوکی، دھاروال اور لنگے کے اڑھائی سو کے قریب بوڑھے جوان اور بچے شامل ہوئے مستورات بھی جلسہ کی کارروائی سے مستفیض ہوئیں۔

(محمد صالح زاہد مربی سلسلہ مقیم گولیکی ضلع گجرات)

دعائے مغفرت

خاکسار کے جواں سال بھائی چوہدری عبد الباسط صاحب ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم ۱۷ مئی ۱۹۸۰ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے خوش اخلاق خوش اطوار تھے۔

مرحوم مکرم چوہدری رشید الدین صاحب آف کھاریاں اور چوہدری سعید الدین صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد (سندھ) حال جرمنی کے بھائی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بچے کی عمر صرف دس گیارہ سال ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(لطیف چوہدری کمرہ ۳۷ شاہ لطیف ہوسٹل گورنمنٹ کالج حیدرآباد (سندھ)

قسط ۲۷:۔

ایصال ثواب کی ایک اور نیک مثال

(برائے ایصالِ ثواب مکرم مرزا عنایت محمود صاحب مرحوم)

مکرم مرزا رشید احمد صاحب (برادر نسبتی)	کراچی	۵۰،۰۰	روپے
مکرمہ حمیدہ رشید صاحبہ اہلیہ مرزا رشید احمد صاحب	"	۵۰،۰۰	"
مکرم مرزا سعید محمد صاحب (ہم زلف)	راولپنڈی	۵۰،۰۰	"
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا سعید محمد صاحب	"	۵۰،۰۰	"
مکرم مرزا محمد سلیم صاحب ابن " "	"	۱۰،۰۰	"
" احمد رضا صاحب " " "	"	۱۰،۰۰	"
" منصور احمد صاحب " " "	"	۱۰،۰۰	"
" وسیم احمد صاحب " " "	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ ناہید نصرت صاحبہ بنت " "	"	۱۰،۰۰	"
" منصورہ انجم صاحبہ " " "	"	۱۰،۰۰	"
" عالیہ صاحبہ " " "	"	۱۰،۰	"
مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب (برادر نسبتی)	لاہور	۵۰،۰۰	"
مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	"	۵۰،۰۰	"
مکرم مرزا حمید احمد صاحب (برادر نسبتی)	منڈی بہاؤالدین	۵۰،۰۰	"
" میاں منیر احمد صاحب (")	"	۵۰،۰۰	"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۳ رستمبر تا ۱۵ رستمبر ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم منتقی حامد حسین صاحب پشاور یونیورسٹی پشاور	۱۰۰٫۰۰ روپے
" ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۲۵٫۰۰ "
مکرمہ زہرہ بی بی صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ	۱۵٫۰۰ "
جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۰۰٫۰۰ "
مکرم آغا عبدالرحیم صاحب تربیلا ڈیم	۱۵٫۰۰ "
" مظفر احمد صاحب روہڑی	۲۰٫۰۰ "
جماعت احمدیہ ملتان شہر	۶۰۰٫۰۰ "
مکرمہ والدہ صاحبہ عبدالستار صاحب قمر جھنگ صدر	۱۰٫۰۰ "
مکرم عبدالعزیز [illegible] جھنگ صدر	۹۰۰٫۰۰ "
" چوہدری نذیر احمد صاحب جھنگ صدر	۵۰٫۰۰ "
" میاں شریف احمد صاحب "	۱۰۰٫۰۰ "
مکرمہ سیدہ صدیقہ بانو صاحبہ مرحومہ c/o نظارت امور عامہ ربوہ	۲۹۶٫۰۰ "
مکرم شریف احمد صاحب لطیف آباد (سندھ)	۵۸٫۰۰ "
مکرمہ بیگم صاحبہ بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب حیدرآباد "	۸۰۰۰۰٫۰۰ "
مکرم حکیم سید بشیر احمد صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر	۳۰٫۰۰ "
" بابو محمد الطاف صاحب گوندل "	۱۰۰٫۰۰ "
" شیخ ناصر حسین صاحب "	۱۰٫۰۰ "
" چوہدری بشارت احمد صاحب شیخوپورہ شہر	۱۰٫۰۰ "
" سید حمید احمد صاحب "	۲٫۰۰ "
دیگر متفرق احباب "	۲۰٫۰۰ "
" چوہدری اسلم حیات خان صاحب راولپنڈی	۲۰٫۰۰ "
مکرمہ [illegible] خان "	۱۰٫۰۰ "
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب "	۵۰٫۰۰ "
مکرمہ سعادتمند بیگم صاحبہ میانی ضلع سرگودھا	۴۰٫۰۰ "
" کلثوم بیگم صاحبہ گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ (سندھ)	۱۰٫۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم راشد مقبول احمد عمر سوا چار سال گذشتہ دو ہفتے سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا رہا ہے۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ بخار اتر گیا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے میرے بیٹے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دیارِ غیر میں ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(مبشر احمد طاہر ہائیڈل برگ۔ مغربی جرمنی)

(۲) مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب بعارضہ درجع المفاصل صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳) مکرم خالد صاحب جو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کو ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد ظفر ننگڑی ضلع گوجرانوالہ)

امراء اضلاع و صدر صاحبان جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۰ راگست بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ اور یکم ستمبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی لیکن جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت ۳۰ رجون تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ اس عرصہ میں حضور کے ارشاد کے مطابق امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی منظوری کے سلسلہ میں انٹرویو سے پہلے امیدواران کے بعض کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ ۳۰ رجون کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ:-

"آئندہ سے اصولاً میٹرک تھرڈ ڈویژن اور سترہ سال سے زیادہ عمر کا لڑکا جامعہ احمدیہ میں داخل نہ کیا جائے سوائے میری خاص اجازت کے۔"

اس لئے امیدواران کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع وکالت دیوان کو دیں تاکہ صرف ان درخواست دہندگان کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے جن کی عمر سترہ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں تب ہماری ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں..... لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ مربی بنتے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنے حلقہ کے احمدی نوجوان کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور یہ کوشش بھی فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

"خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۱۳ رجون بروز جمعہ شروع ہو رہے ہیں۔ ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے"

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیانِ کرام توجہ فرمائیں

ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ حصہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیان کو لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مسل دفتر وصیت میں بھیج دی جاتی ہے۔ صیغہ ہذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے۔ موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا وصولی اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے۔ لہذا تشخیص جائیداد کے علاوہ جملہ امور کے بارے میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔ سوائے امور متعلقہ تشخیص جائیداد کے دیگر امور کے بارے میں اگر صیغہ ہذا کو کوئی خط آئے گا۔ تو وہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو بھجوا دیا جائے گا۔ اور وہی اس کا جواب دیں گے۔ مگر اس طرح تاخیر ہونے کا امکان ہے۔

(ناظم تشخیص جائداد موصیان ربوہ)

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِىْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

(سورۃ الروم رکوع ۴)

ترجمہ: یعنی جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے۔ تو وہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں بڑھتا۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحب حیثیت احباب کی طرف سے بھی زکوٰۃ وصول نہیں ہوتی۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث اس کی ادائیگی نہ فرما رہے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے۔ اگر سال بھر یہ پاس رہے تو اس پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

زیورات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو زیور خود پہنا جائے دوسروں کو پہننے کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور فرمایا اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

پس تمام صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

امراء کرام و سیکرٹریان تعلیم کی توجہ کے لئے

نہایت ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے تمام سیکرٹریان تعلیم کی ذمہ واری ہے کہ ان کی جماعت یا حلقہ میں ہر بچہ و طالب علم و طالبہ (پہلی جماعت سے لے کر P.H.D تک) جو امسال کوئی بھی امتحان دے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھے۔ خواہ امتحان میں وہ پاس ہو یا فیل خط ضرور لکھے۔

اس کے بعد سیکرٹریان تعلیم ان بچوں (طلباء) کی مجموعی فہرستیں کلاس وار مرتب کر کے حضور کی خدمت میں روانہ کریں۔ امراء کرام و صدر صاحبان جماعت اس امر کی خصوصی نگرانی فرمائیں (ناظر تعلیم)

فوری اطلاع دیں

راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ مظفر آباد جہاں کہیں ہوں فوراً نظارت ہذا میں پہنچ کر رپورٹ کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۱۹ مئی کو ہوا ہے۔ اب طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ صحت کامل عطا کرے آمین۔ محمد اشرف چک ۴۵ رحیم یار خان

۲۔ میری والدہ محترمہ فضیلت بیگم کچھ عرصہ سے ٹانگوں اور گلے کے درد میں مبتلا ہیں احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی چھوٹی بچی طاہرہ تبسم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ منور احمد ناصر سول لائن گوجرانوالہ

شاندار افتتاح

احباب کو اب لاہور، فیصل آباد اور سرگودہا جانے کی قطعاً ضرورت نہیں آپ کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پورے عزم کے ساتھ آپ کے شہر ربوہ میں ٹی وی سیٹ، انٹینا۔ ڈیزرٹ کولر، واٹر کولر، وولٹیج ریگولیٹرز۔ آٹومیٹک سٹیلائزر، موٹر، سیونگ مشین، ایئر کنڈیشنر فرج۔ ڈیپ فریزرز اور دیگر اشیائے صرف کی خرید و فروخت کے لئے

"ملی ٹریڈنگ کمپنی"

کالج روڈ نزد پرانا تھانہ تشریف لائیں۔ ہم آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں گے

پروپرائٹر: بشارت احمد راٹھور کالج روڈ ربوہ

احباب محتاط رہیں

خاکسارہ کی دو دکانیں جو تھیٹی روڈ پر متصل ریلوے پھاٹک ہیں کے متعلق ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بغیر خاکسارہ کی اجازت کے کوئی صاحب بغیر اجازت مالکہ کے کوئی دوکان کرایہ پر نہ تو لے اور نہ ہی آگے کسی کو کرایہ پر دے۔ اگر کسی نے ایسا کیا۔ تو وہ اس کی ہر قسم کی قانونی گرفت میں آ جائے گا۔

تقیہ اقبال مکان ۸۴۲ جی ۶ اسلام آباد

فون نمبر ۵۲۲۲۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مرض اٹھرا کی شکار عورتوں کے لئے

حب اٹھرا

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان — چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ پبلک جنرل سٹور فون ۲۰۶